Al-Qalam القلم
p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077
Volume:27, Issue:2, 2022, pp. 179-206

پاکستان میں سائبر کرائمز کے لئے ہونے والی قانون سازی کا اسلامی تناظر میں تقابلی و تجزیاتی جائزہ

Comparative and Analytical Review of Cybercrimes Legislation in Pakistan in Islamic Context

Dr. Hafiz Samiullah
Lecturer in Islamic Studies, Government Graduate College, Sahiwal, Pakistan

Uzma Shahzadi
Assistant Professor, Government Graduate College for Women, Sheikhpura, Pakistan

KEYWORDS

Cybercrimes, Islamic Law, Legislation, Punishment

Date of Publication: 26-12-2022

ABSTRACT

Cybercrime has become a serious, important and growing problem of the present time, so it has forced different countries of the world to think about itself seriously. That is why many countries have enacted legislation regarding various types of cybercrimes and many countries are enacting legislation. Pakistan is also among the countries that have enacted legislation regarding cybercrimes. It is written in the constitution of Pakistan that every legislation in this country will be done according to Islam. So, in this article, it has been tried to know that the legislation about cybercrimes in Pakistan has been done according to Islam or not? In the light of the Islamic law of crime and punishment, "Hadd" is imposed on some crimes, whereas "Qisas" and "Diyyat" are imposed on some crimes and penal punishment is imposed on all other crimes. Prevention of Electronic Crimes Act, 2016, which has been enacted in Pakistan, is mostly in accordance with the spirit of Islamic law of crime and punishment. However, there are some crimes about which the legislation that has been made, is against the Islamic law of crime and punishment. Similarly, there are some crimes which have been completely ignored in this legislation, while these are considered crimes in the light of Islamic law (for example, online gambling, cyber pornography or cybersex, cyber money laundering, cyber espionage and insulting Islamic rituals online). Legislators regarding cybercrimes in Pakistan should legislate these crimes keeping in mind the Islamic law of crime and punishment.

سائبر کرائمز کا تعارف

انٹرنیٹ کی ایجاد سے دنیا ایک عالمگیر گاؤں کی شکل اختیار کر چکی ہے کیونکہ انٹرنیٹ نے ساری دنیا کے لوگوں کو فاصلے مٹاتے ہوئے ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے۔ سائبر ورلڈ ایک ایسی دنیا ہے جہاں آن لائن ہو کر لوگ بغیر کسی مخصوص سرحد کے پوری دنیا دیکھ سکتے ہیں، جس سے چاہے بات کر سکتے ہیں، ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کر سکتے ہیں، معلومات دے اور لے سکتے ہیں، کاروبار کر سکتے ہیں، رقوم کی منتقلی کر سکتے ہیں اور اس کے علاوہ کسی جگہ جائے بغیر گھر بیٹھے ہی بہت ساری سہولیات سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ لیکن تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ موجودہ دور میں جدید ٹیکنالوجی، سائبر سپیس اور انٹرنیٹ جہاں انسانیت کے لئے ایک بہت بڑی نعمت اور ترقی کا ذریعہ ہیں وہاں ان میں تخریب کارانہ ذہن کے حامل لوگوں کے لئے جرائم کا ارتکاب کرنے کے لئے بہت سارے مواقع بھی موجود ہیں۔(1) انفارمیشن ٹیکنالوجی کا منفی مقاصد کے لئے استعمال کرنے والوں کو سائبر کریمینلز کہا جاتا ہے اور سائبر کرائمز سے مراد ایسی تمام مجرمانہ سرگرمیاں ہیں جن کا ارتکاب کمپیوٹر، انٹرنیٹ، سائبر سپیس اور ورلڈ وائڈ ویب کے ذریعے کیا جاتا ہے۔(2)

موجودہ دور میں سائبر کرائم ایسے عفریت کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کے لئے جغرافیائی سرحدیں کوئی معنی نہیں رکھتیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ سائبر کریمینلز دنیا میں کہیں بھی بیٹھ کر اپنے جرائم کا ارتکاب کر سکتے ہیں۔ آج جہاں مختلف ممالک کے حفاظتی، دفاعی، مواصلاتی، تعلیمی، معاشی اور زمینی و فضائی نقل و حمل سمیت مختلف نظام سائبر کریمینلز کی پہنچ میں ہیں، وہاں افراد کی نجی معلومات اور مختلف اداروں کا سارا ریکارڈ بھی ان کی رسائی میں ہے۔ گلوبلائزیشن کے اس دور میں ہمیں سائبر کرائمز کو ایک نمایاں اور نئے مظہر کے طور پر جاننا ہوگا جسکے سیاسی، سماجی اور معاشرتی اثرات عالمی سطح پر ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سائبر کریمینلز اور سائبر کرائمز کی تعداد، وسعت، کارکردگی اور خطرات کی شدت بڑھتی جا رہی ہے اور یہ پوری دنیا کو متاثر کر رہے ہیں۔ چونکہ سائبر کرائمز موجودہ دور کا ایک سنگین، اہم اور بڑھتا ہوا مسئلہ بن چکا ہے لہذا اس نے دنیا کے مختلف ممالک کو سنجیدگی کے ساتھ اپنے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے ممالک نے سائبر کرائمز کی مختلف اقسام کے حوالے سے قانون سازی کر لی ہے اور بہت سے ممالک قانون سازی کر رہے ہیں۔(3)

پاکستان بھی ان ممالک میں شامل ہے جنہوں نے سائبر کرائمز کے حوالے سے قانون سازی کی ہے۔

پاکستان میں سائبر کرائمز کے حوالے سے ہونے والی قانون سازی کی مختصر تاریخ:

پاکستان میں سائبر کرائمز کے حوالے سے سب سے پہلے سنہ 2002ء میں ایک صدارتی آرڈیننس "Electronic Transaction Ordinance, 2002" (ETO) کے نام سے قانون سازی کی گئی۔ اس آرڈیننس میں کمپیوٹر جرائم کے پورے منظر نامے پر بات نہیں کی گئی بلکہ اس میں صرف کچھ جرائم کی ہی نشاندہی کی گئی تھی۔

اس کے بعد دسمبر 2007ء میں کچھ سائبر کرائمز کو قانونی دائرے میں لانے کے لئے "PECO" Prevention of Electronic Crimes Ordinance, 2007 کے نام سے ایک صدارتی آرڈیننس جاری کیا گیا۔ اس

آرڈیننس میں مختلف جرائم کا ذکر کیا گیا اور ان پر سزائیں مقرر کی گئیں جو کہ چند ماہ کی قید اور جرمانے سے لے کر عمر قید اور سزائے موت کو شامل تھیں۔ یہ آرڈیننس دوبارہ مئی 2008، فروری 2009 اور آخری بار جولائی 2009 میں نافذ کیا گیا۔(4) یہ قانون چونکہ صرف صدارتی آرڈیننس کے طور پر نافذ کیا گیا تھا اور پارلیمنٹ میں پیش نہیں کیا گیا تھا اس لئے یہ ختم ہو گیا تھا، کیونکہ پاکستان میں صدارتی آرڈیننس نافذ ہونے کے بعد سے ایک سو بیس دن کے لئے لاگو ہوتا ہے۔(5)

اس کے بعد سنہ 2016 میں پاکستان میں "Prevention of Electronic Crimes Act,2016" (برقیاتی جرائم کی روک تھام کا قانون، 2016) کے نام سے قانون سازی ہوئی جو کہ اس وقت نافذ العمل ہے۔

پاکستان میں سائبر کرائمز کے لئے ہونے والی قانون سازی کا اسلامی تناظر میں تقابلی و تجزیاتی جائزہ:

اسلامی قانونِ جرم و سزا کی روشنی میں کچھ جرائم ایسے ہیں جن پر حد قائم ہوتی ہے (مثلاً زنا، چوری، دہشت گردی، شراب نوشی، قذف، ارتداد اور بغاوت)، کچھ جرائم ایسے ہیں جن پر قصاص و دیت لازم آتے ہیں (مثلاً قتلِ عمد یعنی جان بوجھ کر ارادتاً کیا گیا قتل، قتلِ شبہ عمد، قتلِ خطا، عمداً لگایا گیا زخم، اور خطاً لگایا گیا زخم) اور ان کے علاوہ باقی تمام جرائم پر تعزیری سزا دی جاتی ہے۔ پاکستان میں سائبر کرائمز کے حوالے سے جو قانون سازی (Prevention of Electronic Crimes Act,2016) کے نام سے ہوئی ہے اس میں مجرمین کے لئے تمام سزائیں تعزیراً بیان کی گئی ہیں۔ ذیل میں پاکستانی سائبر کرائم قانون کا اسلامی تناظر میں تجزیاتی جائزہ لیا جاتا ہے:

انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا تک غیر مجاز رغیر قانونی رسائی(Unauthorized access to information system or data) :

پاکستانی سائبر قانون میں کسی انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا تک غیر قانونی رسائی کو ایک جرم گردان کر اس پر سزا مقرر کی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص غلط ارادے سے کسی انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا تک غیر مجاز رسائی حاصل کرے گا تو اسے قید کی سزا ملے گی جو کہ 3 ماہ تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا ہو گی جو کہ پچاس ہزار روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں بھی ہو سکتی ہیں۔(6)

جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام بھی اپنے پیروکاروں کو اس بات سے منع کرتا ہے کہ وہ بلا اجازت کسی شخص کی ملکیت میں داخل ہوں یا داخل ہونے کی کوشش کریں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا) (7)

اے ایمان والو اپنے گھروں کے علاوہ اور گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو

اس آیت میں اللہ نے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اگر تم اپنے گھر کے علاوہ کسی اور کے گھر میں داخل ہونا چاہو تو پہلے اجازت لو۔ گویا یہ پرائیویسی (یعنی خلوت) کے حق کے حوالے سے ایک اسلامی اصول ہے کہ آپ کسی کی اجازت کے بغیر اس کی ملکیت اور جائیداد تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے اور اس کی پرائیویسی میں دخل اندازی نہیں کر سکتے۔ کمپیوٹر اور اس میں موجود ڈیٹا بھی کسی کی ملکیت اور جائیداد ہے لہٰذا بلا اجازت ان تک رسائی اور تصرف بھی ایک جرم ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِعَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ، لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ (8)

اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے تمہارے (گھریلو) معاملات پر مطلع ہوا (یعنی وہ تانک جھانک کر رہا ہو) اور تم نے اسے لاٹھی مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دی تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔

اس حدیث میں بلا اجازت تانک جھانک کرنے کی سزا کے ذکر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ ایک سنگین جرم ہے۔ لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا تک غیر مجاز رسائی ایک ایسا جرم شمار ہوگا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو مجرم، جرم یا حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔

پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا کا تقابل کرنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا تک غیر مجاز یا غیر قانونی رسائی کی سزا کے حوالے سے پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

ڈیٹا کی بلا جواز نقل یا ترسیل اور انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا میں مداخلت

(Unauthorized copying or transmission of data and Interference with information system or data)

پاکستانی سائبر قانون میں ڈیٹا کی بلا جواز نقل یا ترسیل کو ایک جرم شمار کرکے اس پر سزا مقرر کی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص بدنیتی سے اور بغیر جواز کے کسی ڈیٹا کو نقل کرتا ہے، نشر کرتا ہے، یا نشر کرنے کا سبب بنتا ہے تو اسے چھ ماہ تک قید یا ایک لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔(9)

اسی طرح پاکستانی سائبر قانون میں انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا میں مداخلت کو بھی ایک جرم گردانا گیا ہے اور اس پر بھی سزا مقرر کی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص بدنیتی سے کسی انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا کے کسی حصے یا تمام انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا میں مداخلت کرتا ہے، نقصان پہنچاتا ہے یا اس میں مداخلت کرنے یا نقصان پہنچانے کا سبب بنتا ہے تو اسے دو سال تک قید یا پانچ لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔(10) جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی شخص کو ضرر پہنچائے یا ضرر پہنچانے کا باعث بنے۔ ارشادِ نبوی ہے:(لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ) (11)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو کسی بھی وجہ سے ضرر پہنچائے۔ لہٰذا کسی کی نجی معلومات کو اس کی اجازت کے بغیر نقل یا ترسیل کرنے اور انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا میں مداخلت کرنے سے اس شخص کو نقصان پہنچتا ہو تو اسلامی قانون کی روشنی میں ایسا کرنا ایک جرم شمار ہوگا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔ پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا کا تقابل کرنے کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ ڈیٹا کی بلا جواز نقل یا ترسیل اور انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا میں مداخلت کی سزا کے حوالے سے پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں ان جرائم پر تعزیری سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔

اہم انفراسٹرکچر انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا تک غیر قانونی رسائی/ اہم انفراسٹرکچر کی معلومات کو بلا جواز نقل یا نشر کرنا/ اہم انفراسٹرکچر انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا میں مداخلت

(Unauthorized access to critical infrastructure information system or data/Unauthorized copying or transmission of critical infrastructure data/Interference with critical infrastructure information system or data)

پاکستانی سائبر قانون میں اہم انفراسٹرکچر انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا تک غیر قانونی رسائی/ اہم انفراسٹرکچر کی معلومات کو بلا جواز نقل یا نشر کرنا/ اہم انفراسٹرکچر انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا میں مداخلت کرنے کو جرائم گردان کر ان تمام جرائم پر بالترتیب تین سال تک قید یا ایک لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں، پانچ سال تک قید یا پانچ لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں، سات سال تک قید یا دس لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔(12) جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام بھی اپنے پیروکاروں کو اس بات سے منع کرتا ہے کہ وہ بلا اجازت کسی شخص کی ملکیت میں داخل ہوں یا داخل ہونے کی کوشش کریں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا) (13) اے ایمان والو اپنے گھروں کے علاوہ اور گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جبتکہ اجازت نہ لے لو۔ اس آیت میں اللہ نے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اگر تم اپنے گھر کے علاوہ کسی اور کے گھر میں داخل ہونا چاہو تو پہلے اجازت لو۔ لہٰذا یہ ایک اسلامی اصول ہے کہ آپ کسی کی اجازت کے بغیر اس کی ملکیت اور جائیداد تک رسائی حاصل نہیں کرسکتے اور اس کی پرائیویسی میں دخل اندازی نہیں کرسکتے۔ کمپیوٹر اور اس میں موجود ڈیٹا بھی کسی کی ملکیت اور جائیداد ہے لہٰذا بلا اجازت ان تک رسائی، مداخلت اور تصرف بھی جائز نہیں ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

(لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِعَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ، لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ) (14)

اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے تمہارے (گھریلو) معاملات پر مطلع ہوا (یعنی وہ تانک جھانک کر رہا ہو) اور تم نے اسے لاٹھی مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دی تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔

اس حدیث میں بلا اجازت تانک جھانک کرنے والے کی سزا کے ذکر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ ایک سنگین جرم ہے۔ لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں اہم انفراسٹرکچر انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا تک غیر قانونی رسائی/ اہم انفراسٹرکچر کی معلومات کو بلا جواز نقل یا نشر کرنا/ اہم انفراسٹرکچر انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا میں مداخلت ایسے جرائم شمار ہوں گے جن پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو مجرم، جرم یا حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔

پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا کا تقابل کرنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ اہم

انفراسٹرکچر انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا تک غیر قانونی رسائی/اہم انفراسٹرکچر کی معلومات کو بلاجواز نقل یا نشر کرنا/اہم انفراسٹرکچر انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا میں مداخلت کی سزا کے حوالے سے پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

جرم کی تعظیم و تکریم کرنا(Glorification of an offence):

پاکستانی سائبر قانون میں دہشت گردی سے منسلک کسی جرم کی تعظیم و تکریم کرنے کو بھی ایک جرم گردانا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔جو کوئی بھی دہشت گردی سے منسلک کسی جرم کی تعظیم و تکریم کے ارادے کے ساتھ یا دہشت گردی سے منسلک کسی جرم کے مجرم شخص کی تعظیم کے ارادے کے ساتھ یا کسی مجوزہ تنظیم، افراد یا گروہوں کی سرگرمیوں کی تعظیم کے ارادے کے ساتھ کسی بھی انفارمیشن سسٹم یا آلے کے ذریعے کوئی معلومات تیار کرتا ہے یا پھیلاتا ہے تو اسے سات سال تک قید کی سزا ہو سکتی ہے یا دس ملین روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔(15) جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ برائی کے کاموں میں کسی کا تعاون نہ کریں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّوَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ)(16)

تم نیکی اور تقوٰی میں (ایک دوسرے کے ساتھ) تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی میں (ایک دوسرے کے ساتھ) تعاون نہ کرو۔

لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں اگر کوئی دہشت گردی سے منسلک کسی جرم کی کسی بھی طریقے سے تعظیم و تکریم کرتا ہے تو وہ اس جرم میں تعاون کرنے والا شمار ہو کے ایسے جرم کا مرتکب سمجھا جائے گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا کا تقابل کرنے کے بعد واضح ہوتا ہے کہ جرم کی تعظیم و تکریم کرنے کی سزا کے حوالے سے پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے دہشت گردی(Cyber Terrorism)

سائبر ٹیررازم سے مراد سائبر سپیس میں معاشرتی، نظریاتی، مذہبی، سیاسی یا ان سے ملتی جلتی سرگرمیوں کے ارادے کے ساتھ انتشار انگیز کاروائیوں یا دھمکیوں کا منصوبہ بندی سے کیا گیا استعمال ہے۔(17)سائبر ٹیررازم سے مراد کمپیوٹرز، نیٹ ورکس اور ان میں ذخیرہ شدہ معلومات کے خلاف غیر قانونی حملے یا حملوں کی دھمکیاں ہیں جبکہ یہ حملے یا حملوں کی دھمکیاں سیاسی یا معاشرتی سرگرمیوں کو تقویت دیتے ہوئے کسی حکومت یا اس کے لوگوں کو دھمکانے یا مجبور کرنے کیلئے ہوں۔(18) پاکستانی سائبر قانون میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے دہشت گردی کو ایک جرم گردان کر اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ جو کوئی پاکستانی سائبر قانون(Prevention of Electronic Crimes Act,2016) کی دفعہ 6، 7، 8 یا 9(اہم انفراسٹرکچر انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا تک غیر قانونی رسائی/اہم انفراسٹرکچر کی معلومات کو بلاجواز نقل یا نشر کرنا/اہم انفراسٹرکچر انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا میں

مداخلت اور دہشتگردی سے منسلک کسی جرم کی تعظیم و تکریم) کے تحت آنے والے جرائم میں سے کسی جرم کا ارتکاب کرتا ہے یا ارتکاب کرنے کی دھمکی دیتا ہے جبکہ ایسا کرنے سے اس کی نیت یہ ہو کہ وہ کسی کو:

a) مجبور کرے، خوف دلائے، ڈر کا احساس پیدا کرے، ہراس کی لہر دوڑائے یا حکومت یا عوام یا عوام کے کسی حصے یا طبقے یا فرقے میں عدم تحفظ کا احساس پیدا کرے یا معاشرے میں ڈر کا احساس یا عدم تحفظ کا احساس پیدا کرے؛

b) بین المذاہب فرقہ واریت یا نسلی منافرت کو بڑھائے۔

c) قانون میں بیان کردہ گروہوں، افراد یا تنظیموں کے مقاصد کو بڑھاوا دے؛ تو اس شخص کو چودہ سات تک قید کی سزا ہو سکتی ہے یا پچاس ملین روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔(19)

جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام دہشت گردی کو ایک انتہائی سنگین اور قابلِ حد جرم گردانتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ)(20)

یقیناً جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لئے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں، ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیئے جائیں۔

لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے دہشت گردی کرنا ایک ایسا جرم شمار ہو گا جس پر بطورِ حد سزا دی جائے گی جو کہ مذکورہ بالا آیت میں بیان کردہ سزاؤں میں سے کوئی بھی ہو سکتی ہے۔ پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا کا تقابل کرنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے دہشت گردی کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون جرم و سزا اور پاکستانی سائبر قانون میں مخالفت پائی جاتی ہے کیونکہ اسلامی قانون میں اس جرم پر بطورِ حد جبکہ پاکستانی سائبر قانون اس جرم پر بطورِ تعزیر سزا تجویز کی گئی ہے۔

نفرت آمیز بیان / اظہار (Hate speech)

پاکستانی سائبر قانون میں نفرت انگیز بیان یا اظہار کو ایک جرم گردانا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ جو بھی کسی انفارمیشن سسٹم یا آلے کے ذریعے ایسی اطلاعات تیار کرے یا پھیلائے گا جو کہ بین المذاہب فرقہ واریت یا نسلی منافرت کو ہوا دیتی ہوں یا ہوا دینے جیسی ہوں تو اسے سات سال تک قید کی سزا یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔(21) جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام بھی اپنے پیروکاروں کو باہم نفرت کرنے اور نفرت پھیلانے سے روکتا ہے۔ ارشاداتِ نبوی ہیں: (لاَ تَبَاغَضُوا) (22) باہم بغض و نفرت نہ رکھو۔ (يَسِّرَا وَلاَ تُعَسِّرَا، وَبَشِّرَا وَلاَ تُنَفِّرَا) (23) تم آسانی پیدا کرو اور مشکل پیدا نہ کرو، خوشخبری دو نفرت نہ پھیلاؤ۔

لہٰذا اگر کوئی شخص نفرت آمیز بیان دیتا ہے یا نفرت پر مبنی ایسے مواد کا اظہار کرتا ہے جس سے فرقہ واریت یا نسلی منافرت کو ہوا ملتی ہو تو وہ اسلامی قانون کی روشنی میں ایسے جرم کا مرتکب ہو گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات

میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔ پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا کا تقابل کرنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ نفرت آمیز بیان یا اظہار کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

دہشتگردی کے لئے بھرتی کرنا، چندہ دینا یا دہشت گردی کی منصوبہ بندی کرنا

(Recruitment, funding and planning of terrorism)

پاکستانی سائبر قانون میں دہشت گردی کے لئے کسی کو بھرتی کرنے، چندہ دینے یا دہشت گردی کی منصوبہ بندی کرنے کو ایک جرم شمار کیا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ جو کوئی بھی کسی انفارمیشن سسٹم یا آلے کے ذریعے ایسی اطلاعات تیار کرے یا پھیلائے جو کہ (دہشتگردی کے لئے) چندہ دینے کے لئے مدعو یا راغب کرتی ہوں یا لوگوں کو دہشت گردی کے لئے بھرتی کرنے کی بابت ہوں یا دہشت گردی کی منصوبہ بندی کرتی ہوں تو اسے سات سال تک قید کی سزا ہو گی یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔(24) جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام بھی دہشت گردی کو ایک انتہائی سنگین جرم گردانتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ) (25)

یقیناً جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لئے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں، ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیئے جائیں۔

اسلامی قانون کی روشنی میں دہشت گردی کے لئے کسی کو بھرتی کرنا، چندہ دینا یا دہشت گردی کی منصوبہ بندی کرنا بھی ایک جرم شمار ہو گا۔ البتہ اس جرم پر مذکورہ بالا آیت میں بیان کردہ دہشت گردی کی حد کی سزا لاگو نہیں ہو گی کیونکہ ابھی دہشت گردی کے جرم کا ارتکاب نہیں کیا گیا، لیکن اس جرم پر تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور مناسبِ حال سزا دی جاسکتی ہے۔ پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا کا تقابل کرنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ دہشت گردی کے لئے کسی کو بھرتی کرنے، چندہ دینے یا دہشت گردی کی منصوبہ بندی کرنے کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون جرم و سزا اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

برقی جعلسازی(Electronic forgery)

پاکستانی سائبر قانون میں برقی جعلسازی کو ایک جرم شمار کیا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ جو کوئی ڈیٹا کے اخفاء، حذف، تبدیلی یا ادخال کے ذریعے دھوکہ دہی کا مرتکب ہونے کے ارادے کے ساتھ کسی انفارمیشن سسٹم، آلے یا معلومات میں مداخلت کرے، جس کا نتیجہ یہ نکلے کہ غیر مستند ڈیٹا کو قانونی مقاصد کے لئے

مستند تصور کیا جائے، اس حقیقت سے بالاتر ہو کر کہ معلومات براہ راست قابل مطالعہ اور قابل فہم ہوں یا نہ ہوں، تو اسے تین سال تک قید کی سزا یا اڑھائی لاکھ روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں اور اگر کوئی اسی جرم کا ارتکاب کسی اہم بنیادی انفارمیشن سسٹم یا معلومات کے حوالے سے کرے گا تو اسے سات سال تک کی قید کی سزا ہو گی یا جرمانہ جو کہ پانچ ملین روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔(26)

برقی جعلسازی درحقیقت خیانت کی ہی ایک قسم ہے اور جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام خیانت کرنے اور دھوکہ دینے سے منع کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ) (27)

اے ایمان والو جانتے بوجھتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔

اسلامی قانون کی روشنی میں برقی جعلسازی ایک ایسا جرم شمار ہو گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جا سکتی ہے۔ پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا کا تقابل کرنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ برقی جعلسازی کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

برقی دھوکہ دہی (Electronic fraud)

پاکستانی سائبر قانون میں برقی فریب اور دھوکہ دہی کو ایک جرم شمار کیا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ جو کوئی بھی ناجائز مفاد کے حصول کی خاطر کسی اطلاعی نظام، آلے یا معلومات میں مداخلت کرتا ہے یا ان کا استعمال کرتا ہے یا کسی شخص کو کسی سلسلہ میں مداخلت پر ابھارتا ہے یا کسی شخص کو دھوکہ دیتا ہے جو کہ عمل یا ردعمل اس شخص کو یا کسی اور شخص کو نقصان یا ضرر پہنچاتا ہے، تو اسے دو سال تک قید کی سزا ہو گی یا جرمانہ جو کہ دس لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں ہوں گی۔(28)

جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام اپنے پیروکاروں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ کسی کے مال کو اس کی اجازت یا اس کی دلی خوشی کے بغیر یعنی جبر و اکراہ یا دھوکے اور فریب سے حاصل نہ کریں۔ ارشادِ نبوی ہے:

(أَلَا لَا تَظْلِمُوا، إِنَّهُ لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ) (29)

خبردار تم ظلم نہ کرو بے شک کسی شخص کا مال اس کی دلی خوشی کے بغیر لینا جائز نہیں ہے۔

مذکورہ بالا آیت کی روشنی میں برقیاتی فریب ایک ایسا جرم شمار ہو گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جا سکتی ہے۔ پاکستانی سائبر قانون اور اسلامی قانون جرم و سزا کا تقابل کرنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ برقیاتی فریب کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون جرم و سزا اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی

جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

البتہ اگر پاکستانی قانون کی دفعہ 14 "برقی فراڈ" کے ضمن میں اے ٹی ایم سے رقم کی چوری بھی مراد لی جائے اور اس کی سزا بھی یہی (دو سال تک کی قید کی سزا یا دس لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں) ہو تو یہ اسلامی قانونِ جرم و سزا کے خلاف ہو گی کیونکہ اسلام چوری پر تعزیری سزا کی بجائے بطور حد ہاتھ کاٹنے کی سزا مقرر کرتا ہے۔

جرم میں استعمال کے لئے کسی مشین کو بنانا، حاصل کرنا یا مہیا کرنا:

(Making, obtaining or supplying device for use in offence)

پاکستانی سائبر قانون میں جرم میں استعمال کے لئے کسی مشین کو بنانا، حاصل کرنا یا مہیا کرنا ایک جرم شمار کیا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ جو شخص کوئی اطلاعی نظام، معلومات یا آلہ تخلیق کرے، بنائے، ایجاد کرے، اپنائے، باہر بھیجے، مہیا کرے، استعمال کے لئے مہیا کرنے یا منگوانے کے لئے پیشکش کرے، اس نیت سے کہ وہ استعمال ہو یا یہ یقین کرتے ہوئے کہ یہ بنیادی طور پر اس قانون کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کرنے میں یا کسی جرم کے ارتکاب میں معاونت کرنے کے لئے استعمال ہو، تو اسے قید کی سزا ہو گی جو کہ چھ ماہ تک ہو سکتی ہے یا پچاس ہزار روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔(30)

جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ برائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو۔ ارشادِ الٰہی ہے:

(تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّوَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ)(31)

تم نیکی اور تقوٰی میں (ایک دوسرے کے ساتھ) تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی میں (ایک دوسرے کے ساتھ) تعاون نہ کرو۔

لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں اگر کوئی جرم میں استعمال کے لئے کسی مشین کو بناتا، حاصل کرتا یا مہیا کرتا ہے تو وہ اس جرم میں تعاون کرنے والا شمار ہو کے ایسے جرم کا مرتکب سمجھا جائے گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جا سکتی ہے۔ جرم میں استعمال کے لئے کسی مشین کو بنانے، حاصل کرنے یا مہیا کرنے کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

شناختی معلومات کا ناجائز استعمال(Unauthorized use of identity information)

پاکستانی سائبر قانون میں شناختی معلومات کے ناجائز استعمال کو ایک جرم سمجھا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ جو کوئی بھی کسی دیگر شخص کی شناختی معلومات بلا اختیار حاصل کرے، فروخت کرے، قبضے میں رکھے، نشر کرے یا استعمال کرے تو اسے قید کی سزا ملے گی جو کہ تین سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ پانچ ملین روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں۔(32)

جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام کسی کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی شخص کو ضرر پہنچائے یا

ضرر پہنچانے کا باعث بنے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

(وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا)(33)

اور جو لوگ مومن مرد اور مومن عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے: **لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ** (34)

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو کسی بھی وجہ سے ضرر پہنچائے۔ لہٰذا کسی کی شناختی معلومات کو اس کی اجازت کے بغیر حاصل کرنے، فروخت کرنے، قبضے میں رکھنے، نشر کرنے یا استعمال کرنے سے اگر اس شخص کو نقصان پہنچتا ہو تو اسلامی قانون کی روشنی میں ایسا کرنا ایک جرم شمار ہو گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جا سکتی ہے۔ شناختی معلومات کے ناجائز استعمال کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

سم کارڈز وغیرہ کا ناجائز اجراء (Unauthorized issuance of SIM cards etc)

پاکستانی سائبر قانون میں سم کارڈز وغیرہ کے ناجائز اجراء کو ایک جرم گردانا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ جو کوئی بھی اتھارٹی کی طرف سے مروجہ منظور کردہ طریقہ کار کے مطابق سبسکرائبر کے حالات کے حصول اور ان کی تصدیق کے بغیر سبسکرائبر آئیڈینٹیٹی موڈیول (سم) کارڈ، ری یوز ایبل آئیڈنٹیفیکیشن موڈیول یا یونیورسل انٹیگریٹڈ سرکٹ کارڈ یا کوئی اور موڈیول جو کہ صارفین کو جواز دینے کے لئے بنائے گئے ہوں تاکہ وہ نیٹ ورک کے ساتھ جوڑ قائم کر سکیں اور انہیں سیلولر موبائلز، وائرلیس فونز یا دیگر ڈیجیٹل آلات جیسا کہ ٹیبلٹس ہیں میں استعمال کیا جا سکے، بیچتا یا مہیا کرتا ہے تو اسے قید کی سزا ملے گی جو کہ تین سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ پانچ لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں۔ (35)

جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام اپنے پیروکاروں کو اس بات کا حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے حکمرانوں اور ملکی قانون کی (جبتکہ وہ اسلام کے خلاف نہ ہوں) اطاعت کریں۔ ارشادِ الٰہی ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)(36)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبِ امر ہوں۔

مذکورہ بالا آیت سے یہ مفہوم اخذ ہوتا ہے کہ صاحبِ امر لوگ جو قانون سازی کریں تو رعایا پر اس کی اطاعت لازم ہے۔ لہٰذا اگر ملک میں یہ قانون موجود ہو کہ کوئی کسی کو ناجائز سم کارڈ نہ بیچے اور نہ ہی مہیا کرے، اور پھر بھی کوئی ایسا کرے تو اسلامی قانون کی روشنی میں ایسا کرنا ایک جرم شمار ہو گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی

مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔ سم کارڈز وغیرہ کے ناجائز اجراء کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

مواصلاتی سازوسامان کو خراب کرناوغیرہ(Tampering, etc. of communication equipment)

پاکستانی سائبر قانون میں مواصلاتی سازوسامان کو خراب کرنا وغیرہ ایک جرم شمار کیا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ جو کوئی بھی کسی مواصلاتی سامان بشمول سیلولر یا وائرلیس ہینڈ سیٹ کے کسی انوکھے شناختی آلے میں غیر قانونی طور پے یا بلا اجازت تبدیلی کرے، بدلے، خراب کرے یا دوبارہ پروگرام بھرے اور معلومات کے حصول اور نشرواشاعت کے لئے ایسے آلے کا استعمال شروع کرے یا اس کی بازار میں فروخت کرے تو اسے قید کی سزا ملے گی جو کہ تین سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ ایک ملین روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں۔(37)

جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام کسی کی ملکیت میں بلا اجازت داخل ہونے سے منع کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا)(38)

اے ایمان والو اپنے گھروں کے علاوہ اور گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جبتکہ اجازت نہ لے لو۔

کسی کا مواصلاتی سازوسامان اس کی ملکیت ہی ہے لہٰذا بلا اجازت اس تک بھی رسائی نہیں کرنی چاہئے۔ اسلامی تعلیمات یہ درس بھی دیتی ہیں کہ کسی کو بلاوجہ نقصان نہ پہنچایا جائے جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے:(**لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ(39)** اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو کسی بھی وجہ سے ضرر پہنچائے۔ لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں مواصلاتی سازوسامان میں چھیڑ چھاڑ کرنا اور خرابی پیدا کرنا ایک جرم شمار ہوگا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔ مواصلاتی سازوسامان کو خراب کرنے کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

غیر مجاز رکاوٹ ڈالنا(Unauthorized interception)

پاکستانی سائبر قانون میں (کسی اطلاعی نظام میں) غیر مجاز رکاوٹ ڈالنے کو ایک جرم شمار کیا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ جو شخص بدنیتی سے غیر مجاز رکاوٹ ڈالنے کا مرتکب ہوتا ہے فنی ذرائع کے ذریعے:

a) کسی بھی اطلاعی نظام سے یا اطلاعی نظام میں سے کوئی نشریات جو کہ عوام میں نہ کھولنے کی نیت ہو اور نہ کھلی ہو؛ یا

b) یا کسی اطلاعی نظام سے ایسا برقی مقناطیسی اخراج کہ جس میں معلومات ہوں، تو اسے کسی بھی وضاحت کی دو سال تک کی قید کی سزا ہو گی یا جرمانہ جو کہ پانچ لاکھ روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔(40)

جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام کسی کی ملکیت میں بلا اجازت داخل ہونے سے منع کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا)(41)

اے ایمان والو اپنے گھروں کے علاوہ اور گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جبتکہ اجازت نہ لے لو۔

کسی کا اطلاعی نظام اس کی ملکیت ہی ہے لہٰذا بلا اجازت اس تک بھی رسائی نہیں کرنی چاہئے۔ اسلامی تعلیمات یہ درس بھی دیتی ہیں کہ کسی کو بلاوجہ نقصان نہ پہنچایا جائے جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے: **لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ (42)**
اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو کسی بھی وجہ سے ضرر پہنچائے۔ لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں کسی اطلاعی نظام میں غیر مجاز رکاوٹ ڈالنا ایک جرم شمار ہو گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔ غیر مجاز رکاوٹ ڈالنے کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

حقیقی شخص کی نیک نیتی اور وقار کے خلاف جرائم (Offences against dignity of natural person)

پاکستانی سائبر قانون میں حقیقی شخص کے وقار کے خلاف جرائم کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ان پر سزا مقرر کی گئی ہے۔ جو کوئی کسی اطلاعی نظام کے ذریعے کسی بھی معلومات کی بالارادہ اور کھلم کھلا نمائش کرتا ہے یا اظہار کرتا ہے یا اشاعت کرتا ہے، جو کہ وہ جانتا ہے کہ جھوٹ ہے اور کسی حقیقی شخص کی پرائیویسی یا شہرت کو دھمکاتا ہے یا ضرر پہنچاتا ہے تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ تین سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ ایک ملین روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں۔ (43)

جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام اپنے تمام نام لیواؤں کو رشتہ اخوت سے منسلک کر کے انہیں یہ تلقین کرتا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے جھوٹ نہ بولیں اور نہ ہی ایک دوسرے کو ذلیل و رسوا کریں۔ ارشادِ نبوی ہے:

(الْمُسْلِمُ أَخُوالْمُسْلِمِ لَا يَخُونُهُ وَلاَ يَكْذِبُهُ وَلاَ يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُه) (44)

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہیں کرتا، اس سے جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے، ہر مسلمان کی عزت، مال اور خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

(فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا) (45)

بے شک تمہارے خون، مال اور عزتیں آپس میں اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے۔

لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں کسی شخص کی شہرت کو خراب کرنا ایک جرم شمار ہو گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔ کسی شخص کی شہرت کو خراب کرنے کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

کسی حقیقی شخص اور نابالغ کی عفت و عصمت کے خلاف جرائم

(Offences against modesty of a natural person and minor)

پاکستانی سائبر قانون میں کسی حقیقی شخص اور نابالغ کی عفت و عصمت کے خلاف جرائم کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ان پر سزا مقرر کی گئی ہے۔ جو کوئی کسی بھی معلومات کی بالارادہ اور کھلم کھلا نمائش کرتا ہے یا اظہار کرتا ہے یا اشاعت کرتا ہے جو کہ

* کسی حقیقی شخص کے چہرے کی تصویر کسی واضح جنسی تصویر یا ویڈیو پے لگاتا ہے، یا
* کسی حقیقی شخص کی تصویر یا ویڈیو واضح جنسی عمل میں شامل کرتا ہے، یا
* کسی حقیقی شخص کو کسی حقیقی شخص کی جنسی سرگرمی یا واضح طور پے جنسی تصویر یا ویڈیو کے ساتھ دھمکاتا ہے، یا
* کسی حقیقی شخص کو تیار کرتا ہے، لالچ دیتا ہے یا راغب کرتا ہے کہ وہ کسی واضح جنسی عمل میں مشغول ہو،

بذریعہ کسی اطلاعی نظام کسی حقیقی شخص کو یا اس کی شہرت کو نقصان پہنچانے کے لئے، یا اس سے انتقام لینے کے لئے، یا نفرت پیدا کرنے کے لئے یا افشائے راز کی دھمکی دے کر روپیہ وصول کرنے کے لئے، تو اسے قید کی سزا ہو گی جو کہ پانچ سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ پانچ ملین روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں، اور اگر کسی نے اس جرم کا ارتکاب کسی نابالغ (یعنی بچے) کی بابت کیا ہو، تو اسے سات سال تک قید کی سزا ہو سکتی ہے یا پانچ ملین روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں، اور اگر کسی شخص نے اس جرم کا ارتکاب پہلے بھی کسی نابالغ کی بابت کیا ہو اور پھر دوبارہ کسی نابالغ کی بابت وہ اس جرم کا ارتکاب کرے تو اسے دس سال قید کی سزا ہو گی اور جرمانہ کی سزا ہو گی۔(46)

جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام اپنے پیروکاروں کو کسی کی عزت کو خراب کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کوئی شخص کسی پر بدکاری کا جھوٹا الزام لگا کر اس کی عزت کو داغدار کرے تو اسلامی اصطلاح میں اسے قذف کہتے ہیں جس پر بطورِ حد 80 کوڑوں کی سزا مقرر کی گئی۔ ارشادِ الٰہی ہے:

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (47)

جو لوگ پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں 80 کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی گواہی قبول نہ کرو یہ فاسق لوگ ہیں۔

ارشادِ الٰہی ہے:

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَ إِثْمًا مُبِينًا (48)

جو لوگ مومن مرد اور مومن عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔

ارشادِ نبوی ہے:(**الْمُسْلِمُ أَخُوالْمُسْلِمِ لاَ يَخُونُهُ وَلاَ يَكْذِبُهُ وَلاَ يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُه) (49)** مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہیں کرتا، اس سے جھوٹ نہیں بولتا اور نہ ہی اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے، ہر مسلمان کی عزت، مال اور خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ ارشادِ نبوی ہے:

(فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا) (50)

بے شک تمہارے خون، مال اور عزتیں آپس میں اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں اس دن کی حرمت ہے۔

موجودہ دور میں کمپیوٹر پروگرام کے ذریعے کسی کی تصویر یا ویڈیو کو ایڈٹ وغیرہ کرکے اسے بدکاری میں ملوث دکھانا بھی قذف ہی کہلائے گا۔ لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں اگر کوئی شخص کسی شخص کی تصویر یا ویڈیو میں کمپیوٹر پروگرام کے ذریعے کوئی تبدیلی کرکے اسے کسی ایسے فحش عمل یا فحش سرگرمی میں ملوث ظاہر کرتا ہے کہ جس سے اس پر بدکاری میں ملوث ہونے کا الزام لگے تو یہ ایک ایسا جرم شمار ہوگا جس پر بطورِ حد 80 کوڑے سزا ملے گی اور اگر کوئی شخص کسی شخص کی تصویر یا ویڈیو میں کمپیوٹر پروگرام کے ذریعے کوئی تبدیلی کرکے اسے کسی ایسے فحش عمل یا فحش سرگرمی میں ملوث ظاہر کرے کہ جس سے اس پر بدکاری کا الزام تو نہ لگے لیکن اسے فحاشی و عریانی میں مبتلا دکھا کر اس کی عزت خراب کی گئی ہو تو یہ ایک ایسا جرم شمار ہوگا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔

کسی حقیقی شخص اور نابالغ کی عفت وعصمت کے خلاف جرائم کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں کچھ مماثلت اور کچھ مخالفت پائی جاتی ہے۔ پاکستانی سائبر قانون میں اس جرم پر مطلقاً تعزیراً سزا تجویز کی گئی ہے جبکہ اسلامی قانون میں اس جرم کی مذکورہ بالا مختلف صورتوں کے اعتبار سے (بطورِ حد یا بطورِ تعزیر) سزا مختلف ہوسکتی ہے۔

چائلڈ پورنوگرافی(Child Pornography)

پاکستانی سائبر قانون میں چائلڈ پورنوگرافی کو ایک جرم شمار کیا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی۔ جو کوئی بالارادہ بنائے، پیش کش کرے، دستیاب کرے، تقسیم کرے، بذریعہ اطلاعی نظام نشر کرے، اپنے لئے یا کسی دیگر شخص کے لئے دلالی کرے یا بلا قانونی جواز کے کسی اطلاعی نظام کا مواد اپنے قبضے میں رکھے، جو کہ بصری طور پے نقشہ کھینچتا ہو:

a) ایک نابالغ کا جو کہ واضح جنسی عمل میں مشغول ہو، یا

b) ایک ایسے شخص کا جو کہ نابالغ ظاہر ہوتا ہو اور وہ واضح جنسی عمل میں مشغول ہو، یا

c) حقیقی تصاویر کا جو کہ کسی نابالغ کو واضح جنسی عمل میں مشغول ظاہر کرتی ہوں، یا

d) نابالغ کی شناخت ظاہر کرتا ہو۔

تو اسے قید کی سزا ہو گی جو کہ سات سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ پانچ ملین روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں۔(51) جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام اپنے ماننے والوں کو جہاں فحاشی و بے حیائی میں ملوث ہونے سے روکتا ہے وہاں اس کی تشہیر کرنے کو بھی برا سمجھتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ :

(قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ) (52)

کہہ دیجئے یقینا میرے رب نے علانیہ اور پوشیدہ فحش کام اور باتوں کو حرام قرار دیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: **(اِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) (53)** بے شک جو لوگ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

ارشاد نبوی ہے:

(إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لاَ مَحَالَةَ، فَزِنَا العَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ المَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ (54)

بے شک اللہ نے ابن آدم پے زنا میں اس کا حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ لازمی پا کے رہے گا، پس آنکھ کا زنا (ممنوعہ چیز کو) دیکھنا ہے اور زبان کا زنا (فحش) بولنا ہے اور نفس خواہش کرتا ہے جبکہ شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے۔

لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں چائلڈ پورنوگرافی ایک ایسا جرم شمار ہو گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جا سکتی ہے۔چائلڈ پورنوگرافی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

نقصان دہ کوڈ(Malicious code)

پاکستانی سائبر قانون میں نقصان دہ کوڈ (یعنی وائرس وغیرہ) کو ایک جرم شمار کیا گیا ہے اور پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔جو کوئی بھی عمداً اور بلا اجازت کسی اطلاعی نظام یا آلے کے ذریعے نقصان دہ کوڈ تحریر کرتا ہے، پیشکش کرتا ہے، دستیاب کرتا ہے، تقسیم کرتا ہے یا منتقل کرتا ہے، اس ارادے کے ساتھ کہ کسی اطلاعی نظام یا معلومات کو نقصان پہنچے جس کے نتیجے میں اطلاعی نظام یا معلومات میں بدعنوانی، تباہی، تبدیلی، اخفاء، چوری یا نقصان ہوتا ہو، تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ دو سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ ایک ملین روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔(55) جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام اپنے ماننے والوں کو اس بات کا پابند کرتا

ہے کہ وہ کسی کو نقصان نہ پہنچائیں۔ ارشادِ نبوی ہے :

(الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ) (56)

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

ارشادِ نبوی ہے: (**لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ**) (57) اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو کسی بھی وجہ سے ضرر پہنچائے۔ لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں کسی کو نقصان پہنچانے کے ارادے کے ساتھ نقصان دہ کوڈز یعنی وائرسز وغیرہ کو تیار کرنا اور ان کو کسی انفارمیشن سسٹم یا ڈیٹا میں منتقل کرنا ایک ایسا جرم شمار ہو گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔ نقصان دہ کوڈز یعنی وائرسز کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

سائبر سٹالکنگ (انٹرنیٹ پہ کسی کو حراساں کرنا)(Cyber stalking)

پاکستانی سائبر قانون میں سائبر سٹالکنگ (انٹرنیٹ پہ کسی کو حراساں کرنے) کو ایک جرم شمار کیا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ کوئی شخص سائبر سٹالکنگ کے جرم کا مرتکب ہو گا جو کہ کسی شخص کو مجبور کرنے، دھمکانے یا حراساں کرنے کے ارادے کے ساتھ اطلاعی نظام، اطلاعی نظام کے نیٹ ورک، انٹرنیٹ، ویب سائٹ، الیکٹرانک میل یا مواصلات کے ان سے ملتے جلتے کسی اور ذرائع کا استعمال کرتا ہے تاکہ:

* کسی شخص کا پیچھا کرے یا اس سے رابطہ کرے یا رابطہ کرنے کی کوشش کرے تاکہ اسے مسلسل نجی تعامل پر مجبور کرے باوجودیکہ اس شخص کی طرف سے عدم دلچسپی کا واضح اظہار ہو۔
* کسی شخص کی طرف سے انٹرنیٹ، الیکٹرانک میل، ٹیکسٹ میسجز یا برقی مواصلات کی کسی اور قسم کے استعمال پر نگاہ رکھے۔
* کسی شخص کی اس انداز میں نگرانی یا جاسوسی کرے جس کے نتیجے میں اس شخص کے ذہن میں تشدد کا خوف، سنگین خطرہ یا پریشانی لاحق ہو جائے۔
* کسی شخص کی تصویر لے یا اس کی ویڈیو بنائے اور پھر اس کی مرضی کے بغیر اس انداز میں اس کا اظہار کرے یا اس کی تقسیم کرے جو اس شخص کو نقصان پہنچائے۔

تو اس جرم کا ارتکاب کرنے والے کو قید کی سزا دی جائے گی جو کہ تین سال تک بڑھ سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ ایک ملین روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جائیں گی، اور اگر اس جرم کا ارتکاب کسی نابالغ کے حوالے سے کیا جائے تو مجرم کو قید کی سزا پانچ سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ ایک ملین روپے تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔ (58) جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام دینِ امن ہے اور یہ اپنے پیروکاروں کو اس بات کی

اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی کو بلا وجہ خوف وہراس کا نشانہ بنائیں۔ ارشاد نبوی ہے :

(الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ) (59)

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

ارشادِ نبوی ہے: **(مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا، وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ، وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الجَنَّةَ) (60)** جس نے پاکیزہ رزق کھایا، سنت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کے ظلم اور شر سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ارشادِ نبوی ہے: **(لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ) (61)** وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ ارشادِ الٰہی ہے: **(لَا تَجَسَّسُوا) (62)** تم باہم جاسوسی نہ کرو۔ ارشادِ نبوی ہے: **(لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَار)(63)**

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو کسی بھی وجہ سے ضرر پہنچائے۔ لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں سائبر سٹالکنگ ایک ایسا جرم شمار ہو گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جا سکتی ہے۔ سائبر سٹالکنگ کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

سپیمنگ (ای۔ میل وغیرہ کے ذریعے کسی کو بڑی تعداد میں غیر مطلوبہ پیغامات بھیجنا)(Spamming)

پاکستانی سائبر قانون میں سپیمنگ کو ایک جرم گردانا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی۔ اس قانون کی روشنی میں وہ شخص سپیمنگ کے جرم کا مرتکب ہو گا جو کسی موصول کنندہ کو اس کی اجازت کے بغیر بالارادہ نقصان دہ، فریب آمیز، گمراہ کن، غیر قانونی یا غیر مطلوبہ معلومات کی ترسیل کرتا ہے یا جو ناجائز مفاد کی خاطر کسی اطلاعی نظام کو ایسی کسی معلومات کے ظاہر کرنے کی وجہ بنتا ہے۔ جو شخص سپیمنگ کا ارتکاب کرے گا تو اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ تین ماہ تک ہو سکتی ہے یا پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا دی جائے گی جو کہ پانچ ملین روپے تک بڑھ سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔ پہلی دفعہ اس جرم کا ارتکاب کرنے پر مجرم کو جرمانے کی سزا دی جائے گی جو کہ پچاس ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو گی، اور ہر بعد کی خلاف ورزی پر اسے کم از کم پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا ہو گی جو کہ ایک ملین روپے تک ہو سکتی ہے۔(64)

جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ کسی کو تنگ نہ کیا جائے، کسی کی نجی زندگی میں دخل اندازی نہ کی جائے اور کسی کو ذہنی، مالی، جسمانی یا کسی بھی اور قسم کا ضرر نہ پہنچایا جائے۔ ارشادِ نبوی ہے :

(الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ) (65)

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

ارشادِ نبوی ہے : (لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ) (66)اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کو کسی بھی وجہ سے ضرر پہنچائے۔ارشادِ نبوی ہے : **(مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ)** (67) آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ فضول چیزوں، کاموں یا باتوں کو چھوڑ دے۔

کسی کے نجی معاملات میں اس کی اجازت کے بغیر دخل اندازی کرنا بھی فضول کام ہے لہٰذا اس سے بھی رکنا چاہئے۔ سپیمنگ میں چونکہ کسی کو غیر مطلوبہ معلومات فراہم کی جاتی ہیں جو کہ اس کی نجی زندگی میں دخل اندازی کے مترادف ہے، اسی طرح سپیمنگ کرتے ہوئے کسی کو ذہنی یا مالی ضرر بھی پہنچایا جاتا ہے جیسا کہ بہت بڑی مقدار میں ای۔میلز بھیج کر اس کے سسٹم کو کریش کر دینا یا اس کی رفتار کم کر دینا یا اس کے کمپیوٹر اور نیٹ ورک سسٹم یا ڈیٹا کو کسی طرح نقصان پہنچانا۔ لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں سپیمنگ ایک ایسا جرم شمار ہو گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جا سکتی ہے۔ سپیمنگ کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

سپوفنگ (دھوکہ دینا/احمق بنانا)(Spoofing)

پاکستانی سائبر قانون میں سپوفنگ کو ایک جرم گردانا گیا ہے اور اس پر سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔جو کوئی بدنیتی سے ایک ویب سائٹ بناتا ہے یا کوئی معلومات جعلی ذرائع سے بھیجتا ہے جبکہ اس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ وصول کنندہ یا ویب سائٹ کا ملاقاتی اسے مستند ذرائع سے سمجھے، تو ایسا شخص سپوفنگ کا ارتکاب کرتا ہے جس پر اسے قید کی سزا دی جائے گی جو کہ تین سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ جو کہ پانچ لاکھ تک ہو سکتا ہے یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔(68) جہاں تک اسلامی قانون کا تعلق ہے تو اسلام اپنے پیروکاروں کو خیانت، دھوکہ دہی اور جعلسازی سے منع کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

(يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ)(69)

اے ایمان والو جانتے بوجھتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔

ارشادِ الٰہی ہے : (إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ) (70)بلاشبہ اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ارشادِ نبوی ہے:(الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَخْدَعُهُ) (71)مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا اور اسے دھوکہ نہیں دیتا۔

لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں سپوفنگ ایک ایسا جرم شمار ہو گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جا سکتی ہے۔ سپوفنگ کی سزا کے حوالے سے اسلامی قانون اور پاکستانی سائبر قانون میں مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ دونوں میں اس جرم پر تعزیری سزا تجویز کی گئی ہے۔

پاکستانی سائبر قانون میں بیان نہ ہونے والے جرائم

مندرجہ ذیل کچھ ایسے جرائم بھی ہیں جنہیں اسلامی قانون تو جرائم گردانتا ہے مگر پاکستانی سائبر قانون (Prevention of Electronic Crimes Act,2016) میں ان کا ذکر نہیں کیا گیا:۔

آن لائن گیمبلنگ (انٹرنیٹ پر جُوا) (Online Gambling)

اسلامی قانون کی روشنی میں جُوئے کو اس کی تمام تر شکلوں کے ساتھ ایک جرم گردانا گیا ہے اور اس سے منع کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ) (72) وہ آپ سے شراب اور جُوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیں کہ ان میں بڑا گناہ ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ) (73) بلاشبہ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جُوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے، پس کیا تم ان سے باز رہوگے؟ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ (74) اے ایمان والو یقیناً شراب، جُوا، تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو۔

آن لائن گیمبلنگ میں بھی وہ تمام خرابیاں پائی جاتی ہیں جو مذکورہ بالا شرعی نصوص میں عام جُوئے کے لئے بیان ہوئی ہیں لہٰذا اسلامی قانون کی روشنی میں آن لائن گیمبلنگ کو ایک ایسا جرم شمار کیا جائے گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔

سائبر پورنوگرافی یا سائبر سیکس (انٹرنیٹ پر فحاشی و بے حیائی) (Cyber Pornography or Cyber Sex)

اسلام ہر طرح کی فحاشی و عریانی اور بے حیائی سے منع کرکے اپنے پیروکاروں کے دین، اخلاق اور کردار کی حفاظت کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ: (قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ) (75) کہہ دیجئے یقیناً میرے رب نے علانیہ اور پوشیدہ فحش کام اور باتوں کو حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی:(إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ) (76) بے شک جو لوگ مومنوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ:

(تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ) (77)

تم نیکی اور تقویٰ میں (ایک دوسرے کے ساتھ) تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی میں (ایک دوسرے کے ساتھ) تعاون نہ کرو۔

ارشاد نبوی ہے: (إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لاَ مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ) (78) بے

شک اللہ نے ابن آدم پے زنا میں اس کا حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ لازمی پا کے رہے گا، پس آنکھ کا زنا (ممنوعہ چیز کو) دیکھنا ہے اور زبان کا زنا (فحش) بولنا ہے اور نفس خواہش کرتا ہے جبکہ شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے۔

ارشاد نبوی ہے: (**لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ،وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ**) (79) کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے اور کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ سوئے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ سوئے۔

مذکورہ بالا آیات واحادیث کی روشنی میں سائبر سیکس (فحش ویب سائٹس، ویڈیوز، آڈیوز، چیٹ باکس، تحریرات وغیرہ سمیت کوئی بھی مواد) بنانا، ان میں حصہ لینا، تشہیر کرنا اور کسی بھی قسم کا تعاون کرنا ایک ایسا جرم شمار ہوگا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔

سائبر جاسوسی (Cyber Espionage)

موجودہ دور میں مختلف کمپنیاں اپنی معاصر کمپنیوں کی خفیہ معلومات کو حاصل کرنے کے لئے سائبر جاسوسوں کو اجرت پر رکھتی ہیں۔ بعض منظم مجرموں اور دہشت گردوں کے گروہ بھی سائبر جاسوسوں کو اجرت پر رکھتے ہیں تاکہ ان کے ذریعے خفیہ معلومات کو حاصل کر سکیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جاسوسی ایک قبیح فعل ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا**)(80) اے ایمان والو بہت زیادہ بدگمانیوں سے بچو بے شک بعض بدگمانیاں گناہ ہیں اور تم جاسوسی نہ کرو۔ ارشادِ نبوی ہے:

> (**إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا إِخْوَانًا**) (81)
>
> تم بدگمانی سے بچو بلاشبہ بدگمانی جھوٹی بات ہے اور باہم جاسوسی نہ کرو، کان لگا کر خفیہ باتیں نہ سنو اور بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندوں بھائی بھائی بن جاؤ۔

حدیثِ نبوی ہے: (**أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ**) (82) ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے سوراخ میں سے جھانکا اور اسوقت آپؐ کے پاس ایک کنگھی تھی جسے اپنے سر میں پھیر رہے تھے، آپؐ نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں اس کنگھی کو تیری آنکھ میں مار دیتا۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اجازت

لینا دیکھنے کی وجہ سے ہی تو رکھا گیا ہے (یعنی کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اس گھر والوں کی خفیہ باتوں، تنہائی کے معاملات اور رازوں پر مطلع نہ ہوا جاسکے)

ارشاد نبوی ہے (لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِعَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ، لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ) (83) اگر کوئی شخص بغیر اجازت کے تمہارے (گھریلو) معاملات پر مطلع ہوا (یعنی وہ تانک جھانک کر رہا ہو) اور تم نے اسے لاٹھی مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دی تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔

مذکورہ بالا شرعی نصوص کی روشنی میں سائبر جاسوسی ایک ایسا جرم شمار ہوگا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔

سائبر منی لانڈرنگ(Cyber Money laundering)

منی لانڈرنگ سے مراد غیر قانونی سرگرمیوں سے حاصل کی گئی دولت کو ایک قانونی قابلِ استعمال شکل میں بدلنا ہے۔(84) منی لانڈرنگ میں کسی بھی غلط اور غیر قانونی طریقے سے حاصل کئے گئے پیسے یعنی کالے دھن کو (کہ جسکی کمائی کا طریقہ ثابت نہ کیا جاسکے) سفید دھن میں بدلا جاتا ہے۔ منی لانڈرنگ اس وقت سائبر کرائم بن جاتا ہے جب غیر قانونی طریقے سے حاصل کردہ دولت کو انٹرنیٹ کے ذریعے ایک قانونی اور قابلِ استعمال شکل میں بدل دیا جائے۔

اسلام اپنے نام لیواؤں کو کسی بھی غلط اور غیر قانونی طریقے سے دولت حاصل کرنے سے منع کرتا ہے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کسی بھی ناجائز ذریعے سے حاصل کردہ دولت منی لانڈرنگ کے ذریعے جائز نہیں ہو سکتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) (85) اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ۔

ارشادِ نبوی ہے:

(كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُه)(86)

ہر مسلمان کی عزت، مال اور خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔

منی لانڈرنگ خیانت کے زمرے میں بھی آتی ہے کیونکہ ایسی دولت قانون کی نظر سے چھپائی جاتی ہے، اسی لیے ٹیکس کے نظام سے بھی اوجھل رہتی ہے، اس سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ(87) اے ایمان والو جانتے بوجھتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔

مذکورہ بالا شرعی نصوص کی روشنی میں منی لانڈرنگ ایک ایسا جرم شمار ہوگا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔

آن لائن اسلامی شعائر کی توہین (Online Blaspheme and Defamation of Islam)

اسلامی تعلیمات میں اللہ تعالیٰ، پیغمبرِ اسلام، دینِ اسلام، قرآن کریم، صحابہ کرام اور دیگر اسلامی شعائر کی توہین کو جرم گردانا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (لَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ) (88) جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں تم انہیں گالی نہ دو کیونکہ وہ جہالت کی بنیاد پر حد سے بڑھتے ہوئے اللہ کو گالی دینے لگیں گے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَ آيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ) (89) اگر ان سے پوچھو (کہ تم کیا باتیں کررہے تھے) تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو بس ہنسی مذاق اور دل لگی کررہے تھے، کہہ دیجئے کہ اللہ، اس کی آیات اور اس کا رسول ہی تمہاری ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں؟ اب بہانے نہ بناؤ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔ ارشادِ نبوی ہے:

(لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلاَ نَصِيفَهُ) (90)

تم میرے صحابہ کو گالی نہ دو، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ ان کے خرچ کئے ہوئے ایک مُد کے برابر بھی نہیں ہو گا اور نہ ہی آدھے مُد کے برابر ہو گا۔

مذکورہ بالا شرعی نصوص کی روشنی میں اگر کوئی سائبر سپیس پے ایسا مواد اپلوڈ کرتا ہے جو اسلامی شعائر کی توہین پر مبنی ہوتا ہے تو اسے ایک ایسا جرم شمار کیا جائے گا جس پر (حدود اور قصاص و دیات میں سے نہ ہونے کی بنیاد پر) تعزیراً سزا دی جائے گی، جو سزائے موت، قید، جرمانہ، قید اور جرمانہ دونوں یا پھر کوئی بھی اور سزا جو حالات کی مناسبت سے ہو، دی جاسکتی ہے۔

خلاصہ بحث

پاکستان میں سائبر کرائمز کے حوالے سے جو قانون سازی " برقیاتی جرائم کی روک تھام کا قانون، 2016" (Prevention of Electronic Crimes Act,2016) کے نام سے ہوئی ہے اس میں جرائم کی سزاؤں کے حوالے سے زیادہ تر قانون سازی اسلام کے قوانینِ جرم و سزا کے مطابق ہے۔ البتہ چند ایک جرائم ایسے ہیں جن کے بارے میں ہونے والی قانون سازی اسلام کے قوانینِ جرم و سزا کے خلاف ہے (جیسا کہ دفعہ 10 کے تحت سائبر دہشت گردی کی سزا، دفعہ 14 کے تحت برقی فراڈ کی سزا جبکہ برقی فراڈ سے مراد اے ٹی ایم سے رقم کی چوری بھی ہو اور دفعہ 21 کے تحت کسی حقیقی شخص اور نابالغ کی عفت و عصمت کے خلاف جرائم کی سزا جبکہ یہ جرائم قذف کے معنی میں ہوں) اور کچھ جرائم ایسے ہیں جنہیں مکمل طور پے اس قانون سازی میں نظر انداز کردیا گیا ہے جبکہ اسلامی قانونِ جرم و سزا میں انہیں جرم شمار کیا جاتا ہے (مثلاً آن لائن گیمبلنگ، سائبر پورنوگرافی یا سائبر سیکس، سائبر منی لانڈرنگ، سائبر جاسوسی اور آن لائن اسلامی شعائر کی توہین)۔ پاکستان میں سائبر کرائمز کے حوالے سے قانون سازی کرنے والوں کو چاہیئے کہ وہ ان جرائم کے حوالے بھی اسلامی قانونِ جرم و سزا کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قانون سازی کریں۔

حواشی وحوالہ جات

1. سمیع اللہ، حافظ، **سائبر کرائمز کا تعارف، تاریخ، خطرات ونقصانات اور چیلنجز**(لاہور: القلم، پنجاب یونیورسٹی، جلد 25، شمارہ 2، 2020، ص167۔168

Samī ’Ullah, Ḥāfiẓ, *Cybercrimes kā tāruf, Tarīkh, Kharāt o Nuqṣanāt aur challenges*(Lahore: Al Qalam, Punjab University, volume 25, Issue 2, p 167-168.

2. Mali, Parshant, A Text BOOK OF CYBER CRIME AND PENALTIES [AS PER ITA A 2008 , AND IPC] (Draft Version), p3. available at: https://archive.org/details/ATextBookOfCyberCrimeAndPenalties/page/n1/mode/2up

3. سمیع اللہ، حافظ، **پاکستان میں سائبر قوانین اور ان کا اطلاق، اسلامی تناظر میں تجزیاتی مطالعہ** (لاہور: پنجاب یونیورسٹی،2019، مقدمہ

Samī ’Ullah, Ḥāfiẓ, *Pākistan me cyber qawānīn aur un ka iṭlāq, Islāmi tanāẓur me tajziyātī muṭālia* (Lahore : Punjab University, 2019, Muqadma

4. **پاکستان میں سائبر قوانین اور ان کا اطلاق، اسلامی تناظر میں تجزیاتی مطالعہ**، ص74

Pākistan me cyber qawānīn aur un ka iṭlāq, Islāmi tanāẓur me tajziyātī muṭālia, p 74

5. The constitution of the Islamic Republic of Pakistan, National Assembly of Pakistan, p 50 available at: http://www.na.gov.pk/uploads/documents/1333523681_951.pdf

6. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, The Gazette of Pakistan, Extra., August 22, 2016, Part I, p 750

7. النور،27:24

Al-Nūr,24:27

8. البخاری، محمد بن اسماعیل، **الجامع الصحیح** (مصر: دار طوق النجاۃ،1422ھ)، الرقم:6902۔

Al-Bukhārī, Muhammad ibn Ismā'il, *Al-Jami 'al-Sahih* (Miṣar: Dār Tawq al-Najāt, 1422 AH), Ḥadīth #: .6902

9. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p: 750
10. Ibid
11. ابن ماجہ، محمد بن یزید، **سنن ابن ماجہ** (بیروت:: دار إحیاء الکتب العربیۃ، س۔ن)، الرقم:2340۔

Ibn Māja, Muḥammad Bin Yazīd, *Sunan Ibn Māja* (Beīrut: Dār al-Kitab Al-ʿarabīa, n.d.), Ḥadīth #2340.

12. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p: 750,751

13. النور،27:24۔

Al-Nūr, 24:27.

14. البخاری، **الجامع الصحیح**،6902۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 6902.

15. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p: 751

16. المائدہ،2:5۔

Al-Mā’idaḥ, 5:2.

17. Shah Aushi, Ravi Srindhi, A to Z of Cybercrime, Asian School of Cyber Laws, 2012, p 49
18. Denning Dorothy, Cyber Terrorism, 2ooo, p 1 available at: www.stealth- iss.com/ documents /pdf/cyberterrorism.pdf
19. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p 751

20. المائدہ،5:33۔

Al-Mā’idaḥ, 5:33.

21. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p:751

22. البخاری، **الجامع الصحیح**،6064۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 6064.

23. البخاری، **الجامع الصحیح**،4341۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 4341.

24. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p:751

25. المائدہ،5:33۔

Al-Mā’idaḥ, 5:33

26. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p, p 751,752

27. الانفال،8:27۔

Al-Anfāl,8:27

28. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p 752

29. احمد بن حنبل، **مسند** (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ،1421ھ)،7:581۔

Aḥmad Bin Ḥanbal, *Musnad*, (Beīrūt: Mu’assasa Al-Risālah, 1414 AH), 7: 581.

30. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p 752

31. المائدہ،5:2۔

Al-Mā’idaḥ,5:2

32. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p 752

33. الاحزاب،33:58۔

Al Aḥzāb, 33:58

34. ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:2340۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja* , Ḥadīth #2340.

35. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p 752,753

36. النساء،4:59۔

Al-Nisā:4:59

37. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p 753

38. النور،24:27

Al-Nūr, 24:27

39. ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:2340۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja* , Ḥadīth #2340.

40. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p:753

41. النور،24:27

Al-Nūr, 24:27.

42. ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:2340۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja* , Ḥadīth #2340.

43. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p 753

44. الترمذی، محمد بن عیسیٰ، **جامع الترمذی**، (بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1998م)، الرقم: 1927 ۔

Tirmadhī, Muḥammad ibn 'Isā, *Sunan Tirmidhī* (Beīrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998), Ḥadīth # 1927.

45. البخاری، **الجامع الصحیح**، 1739۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 1739.

46. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p: 753

47. النور، 24:4

Al-Nūr,24:4

48. الاحزاب، 33:58۔

Al Aḥzāb,33:58

49. الترمذی، **جامع الترمذی**، الرقم: 1927۔

Tirmadhī, *Sunan Tirmidhī,* Ḥadīth #:1927.

50. البخاری، **الجامع الصحیح**، 1739۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 1739.

51. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p 754,755

52. الاعراف، 7:33

Al Arāf,7:33

53. النور، 24:19

Al-Nūr,24:19

54. البخاری، **الجامع الصحیح**، 6243۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 6243.

55. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016 , p 755

56. البخاری، **الجامع الصحیح**، 10۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 10.

57. ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم: 2340۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja* , Ḥadīth #2340.

58. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p 755,756

59. البخاری، **الجامع الصحیح**، 10۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 10.

60. الترمذی، **جامع الترمذی**، الرقم: 2520۔

Tirmadhī, *Sunan Tirmidhī,* Ḥadīth #:2520.

61. مسلم بن الحجاج، **صحیح مسلم**، (بیروت: دار إحیاء التراث العربی، س۔ن)، الرقم: 172۔

Muslim Bin Al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, (Baīrūt: Dār Iḥyā Al Turāth Al 'Arabī, S.N), Ḥadīth #:172.

62. الحجرات، 49:12

Al-Ḥujrāt,49:12

63. ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:2340۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja* , Ḥadīth #2340.

64. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p 756

65. البخاری، **الجامع الصحیح**،10۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 10.

66. ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:2340۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja* , Ḥadīth #2340.

67. ابن ماجہ، **سنن ابن ماجہ**، الرقم:3976۔

Ibn Māja, *Sunan Ibn Māja* , Ḥadīth #3976.

68. The prevention of Electronic Crimes Act, 2016, p:756

69. الانفال،8:27

Al-Anfāl,8:27

70. الانفال،8:58

Al-Anfāl,8:58

71. طبرانی، سلیمان بن احمد، **مسند الشامیین** (بیروت: موٴسسۃ الرسالہ،1405ھ)،617۔

Ṭibrānī, Sulaīmān ibn Aḥmad, Musnad al-Shāmīyīn (Beīrūt: Mu'asisaḥ Al-Risālaḥ,1405 AH), 617.

72. البقرہ:2:219

Al Baqarah:2:219

73. المائدہ،5:91

Al-Mā'idaḥ, 5:91

74. المائدہ،5:90

Al-Mā'idaḥ, 5:90

75. الاعراف:7:33

Al Aaraaf:7:33

76. النور،24:19۔

Al-Nūr, 24:19

77. المائدہ،5:2

Al-Mā'idaḥ, 5:2

78. البخاری، **الجامع الصحیح**،6243۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 6243.

79. مسلم بن الحجاج، **صحیح مسلم**، الرقم:74۔

Muslim Bin Al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim*, Ḥadīth #:172.

80. الحجرات:49:12

Al Hujraat:49:12

81. البخاری، **الجامع الصحیح**،6066۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 6066.

82. البخاری، **الجامع الصحیح**،6902۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 6902.

83. James R, Richards, Transnational and Criminal Organization, Cybercrime, and money laundering, CRC Press New York, p44, 1999

84. النساء:4:29

Al Nisa:4:29

85. الترمذی، **جامع الترمذی**، الرقم: 1927۔

Tirmadhī, *Sunan Tirmidhī,* Ḥadīth #:1927۰

86. الانفال،8:27

Al-Anfāl,8:27

87. الانعام:6:108

Al An'ām:6:108

88. التوبہ:9:66۔65

Al Taūba:9:65-66

89. البخاری، **الجامع الصحیح**،3673۔

Al-Bukhārī, *Al-Jami 'al-Sahih,* 3673.